پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

۲۴ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ / ۱۰ ستمبر ۱۹۸۵ء

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱۷

سیاسی جماعتوں کی بحالی سے متعلق مسودۂ قانون منظور

جونیجو کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کے اجلاس نے ابتدائی مسودہ کی منظوری دیدی ۷ ستمبر کو پارلیمانی اجلاس میں پیش کیا جائے گا

پارلیمانی گروپ کے اجتماعی فیصلے کو فوقیت حاصل ہو گی ؛ وزیر اعظم جونیجو

اکتوبر میں مارشل لاء ختم نہیں ہو گا ۔ وزیر اعلیٰ سرحد کی بات چیت

بے نظیر بھٹو کی نظر بندی قید تنہائی میں تبدیل کر دی گئی

ان کے بہنوئی کو بھی ملاقات کرنے سے روک دیا گیا

بے نظیر بھٹو

افغان پناہ گزینوں کی وطن واپسی کے بارے میں مذاکرات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں ۔ واشنگٹن پوسٹ

آٹھویں ترمیم کی موجودگی میں مارشل لا کا خاتمہ بے معنی ہو گا ۔

جونیجو مارشل لا سے صدر ضیاء الحق ۔ جماعت اسلامی کو خوفزدہ ہونا چاہیے

خصوصی کمیٹی کے اجلاس سے اسٹیل جیکٹ کے وفد نے خطاب کیا تھا ۔ ارشد چوہدری

بے نظیر کی نظر بندی انسانی حقوق کی ضبطی ہے ۔ ستار نیازی

ہم وزیر اعظم کو اپنا وعدہ پورا کرنے کا موقع دیں گے ۔ میاں طفیل

جنوبی مشرقی ایشیا میں پاکستان خواہ مخواہ فریق بن گیا ہے

فوج اقتدار چھوڑنے پر آمادہ نظر نہیں آتی ۔ اصغر خان

پاکستان کو پولیس سٹیٹ میں تبدیل کیا جا چکا ہے ؛ بے نظیر کو نظر بند کرنے کا کوئی جواز نہیں ۔

سعودی شہزادی کے ہمراہ آنے والے تین افراد جیب تراشی کے الزام میں گرفتار

مجسٹریٹ نے انہیں ملک بدر کرنے کا حکم دیدیا ۔ ایک نوجوان سعودی فٹبال ٹیم کا کھلاڑی ہے

تحریک استقلال کا ایم آر ڈی سے کوئی تنازع نہیں ۔ حامد سرفراز

روسی افواج پاکستانی سرحد سے ۲۰ کلومیٹر فاصلہ تک پہنچ گئیں

پاکستان سے رسد پہنچانے والے مجاہدین پر گولہ باری کی جا رہی ہے

محکمہ ڈاک کی غفلت

سیاچین گلیشیر کے علاقے میں حالات بدستور کشیدہ ہیں

جمہوریت کا متبادل کوئی نظام نہیں: قاضی عابد

پریس کو جتنی آزادی حکومت کی جانب سے ملی ہے اتنی پہلے کبھی نہیں ملی: مجید نظامی

افغان تنازع میں صرف روسی فوجوں کی واپسی کا مسئلہ تصفیہ طلب ہے

MATRIMONIAL

For Pretty, Stylish, Modern, Cultured, Muslim girl, Twenties, Sheridan education, own fashion business. Wanted well read, established bachelor, university educated, modern, broadminded and cultured.

Please contact:
P.O. Box 5
Postal Station 'A'
Mississauga, Ont. L5A 2Y9

بنگلہ دیش میں پاکستانی سکوں پر پابندی

یقینی رہائیوں کے باوجود بےنظیر پر پابندی افسوسناک ہے: پروفیسر غفور

Halal Beef, Lamb, Poultry & Groceries

تازہ حلال گوشت اور مرغیاں

ZABEEHA MEAT &
GROCERY STORE
1536 Warden Avenue
SCARBOROUGH
Tele: 445-1272

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

For All Your Drug Store Needs

THREE LOCATIONS TO SERVE OUR MUSLIM BROTHERS & SISTERS FOR

- **Prescriptions** (We accept all drug plans)
- **Health and Beauty Aids**
- **Greeting Cards**
- **Film processing**

PROPRIETOR: Asif Khan

STRADER'S DRUG MART
1160 Danforth Ave.
Tel: 4__-5937

PEOPLES DRUG MART
3447 Kennedy Rd. (S. of Steeles)
Tel: 299-6416

HUNTINGDALE DRUG MART
3065 Pharmacy Avenue
(Just North of Finch Ave.)
Tel: 491-3011

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

سُن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

پندرہ روزہ

الہلال

تعمیر کعبہ کا مقصد

پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کریں۔ یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے۔

(سورۃ الحج ، آیت ۲۹)

حجاج کو حضور کی دعا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: حج کی ادائیگی میں جلدی کرو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے۔ حاجیوں کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی کہ الٰہی حاجی کو بخش دے اور جس کے لئے حاجی مغفرت طلب کرے اس کو بھی بخش دے۔ (ابن خزیمہ)

فرمان رسولؐ

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی۔

دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا:

۱۔ جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنا لیا جائے۔
۲۔ امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے۔
۳۔ زکوٰۃ جرمانہ محسوس ہونے لگے۔
۴۔ شوہر بیوی کا مطیع ہو جائے۔
۵۔ بیٹا ماں کا نافرمان بن جائے۔
۶۔ آدمی دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پر ظلم ڈھائے۔
۷۔ مساجد میں شور ہونے لگے۔
۸۔ قوم کا ذلیل ترین آدمی ان کا لیڈر ہو۔
۹۔ آدمی کی عزت اس کی برائی کے ڈر سے ہونے لگے۔
۱۰۔ نشہ آور اشیاء کھلم کھلا استعمال کی جائیں۔
۱۱۔ مرد ریشم پہنیں۔
۱۲۔ آلات موسیقی کو اختیار کیا جائے۔
۱۳۔ گانے والی لڑکیاں فراہم کی جائیں۔ اور
۱۴۔ اس وقت کے لوگ اگلوں پر لعن طعن کرنے لگیں۔

تو لوگوں کو چاہئے کہ پھر وہ ہر وقت غضب الٰہی کے منتظر رہیں۔ خواہ سرخ آندھی کی شکل میں آئے یا زلزلے کی شکل میں یا ان کی صورتیں مسخ ہونے کی شکل میں۔ (ترمذی ۔ باب علامات الساعۃ)

پوری عبارت اتری

ایک مرتبہ ڈاکٹر محمد اقبال کسی تقریب میں علامہ عبداللہ یوسف علی کے ساتھ تھے۔ علامہ قرآن پر لیکچر دینے جا رہے تھے۔ لیکچر ختم ہونے پر ڈاکٹر وکس (پرنسپل کالج) مجھے اپنے ساتھ ایک گوشے میں لے گئے اور فرمایا:

"اقبال! تمہارے پیغمبر پر قرآن کا مفہوم نازل ہوا تھا اور جو کچھ انہیں عرفان نازل ہوا تھا، انہوں نے اس کو عربی میں منتقل کر دیا۔ یا یہ عبارت اسی طرح اتری تھی؟"

میں نے کہا:

"یہ عبارت بھی اتری تھی۔"

ڈاکٹر وکس نے بڑی حیرانی سے کہا:

"اقبال! تم جیسا پڑھا لکھا آدمی بھی اس بات پر یقین رکھتا ہے......"

میں نے کہا:

"یقین کیا، میرا تجربہ ہے کہ مجھ پر شعر پورا اترتا ہے تو پیغمبر پر پوری عبارت کیوں نہیں اتری ہوگی۔ جب شعر کی کیفیت مجھ پر طاری ہوتی ہے تو سمجھو ایک جال گرتا ہے مچھلیاں پکڑنے کے لئے جال ڈالا ہے۔ مچھلیاں اس کثرت سے جال کی طرف آ رہی ہیں کہ میں حیران ہوں کہ کسے پکڑوں کسے چھوڑوں۔"

(تفہیم از روزگار فقیر)

اک شرع مسلمانی، اک جذب مسلمانی
ہے جذب مسلمانی، سرِّ فلک الافلاک
اے رہرو فرزانہ! بے جذب مسلمانی
نے راہ عمل پیدا، نے شاخ یقیں نمناک

(اقبال)

وحدتِ فکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید انوار احمد بلگرامی

حال ہی میں ایک کرم فرما عالم دین تشریف لائے۔ موصوف کے تازہ مضامین کے حوالے سے ان کی تحریروں کے مندرجات اور نکات کو سراہتے رہے۔ دوران گفتگو فرمایا کہ ان مضامین میں مختلف موضوعات پر ہیں اور مختلف اوقات ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر ان سب کے باوجود تمام مضامین میں وحدت فکر پائی جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جس وحدت فکر کا آپ نے تذکرہ کیا ہے وہ ایک ہی ہے۔ گھر کا تصور ...

اس گھر کے گرد گھومتا ہے ... اور یہاں نہ صرف عقیدے کی بات ہے بلکہ وحدت فکر خود بخود پیدا ہوگی ... جس گھر کی بنیاد رسول اللہ کے گھر میں رکھی گئی تھی، تو اس کا دروازہ ... اس گھر سے متصل رہی جہاں ۲۳ سال وحی کی بارش ہوئی۔ یعنی مشیت الٰہی اور منشائے الٰہی اپنے سارے ابعاد (DIMENSIONS) کے ساتھ اسی گھر کے مکینوں پر اترتا رہا۔ اسی علیم و حکیم و خبیر نے خلق اور حقیقت کو اس گھر والوں کے لئے ایک مکمل کتاب کے شکل کر دیا۔ انہوں نے جو کچھ سیکھا اللہ سے سیکھا اور اللہ نے جو کچھ چاہا ان کو سکھا دیا۔ یہاں قیاس اور انسانی اختراعات کا گذر نہیں ... یہی وجہ ہے کہ اس گھر کے مکینوں کا ... (EYE VIEW) تھا ... ان موحدوں کے یہاں وحدت فکر لازمی ہے ... اور ظاہر ہے کہ ... خدائی نقطۂ نگاہ ... ناممکن ہے۔

فاطمہؑ کا گھر کسے کہتے ہیں ... مدینے میں فتوحات ... مگر سنگ مرمر کے ایوانوں ... اس کے بر عکس ... بیت زندگی کے وسائل کی ... جو اس گھر کا ... خدائی نقطۂ نگاہ ... دنیاداری اور ان کی نگاہ ...

علیؑ کا گھر ... اس زندگی اور موت کے بعد کی زندگی ... ایک مسافر کی حیثیت سے پیش کرتا ہے ... علیؑ کا گھر ہم پر یہ بات روشن کرتا ہے ... روح ... بو طالب ... یہی ... ہوا ...

جمہوری معاشرے میں آزادی اور لبرٹی کا بہت شور ہے۔ آزادی کی قسمیں (HUMAN RIGHTS) ، معاشی آزادی، فکر کی آزادی، اظہار رائے کی آزادی، جنس کی آزادی اور جمہوری و دیگر آزادیاں، کا شہرہ ہے۔ مگر لبرٹی کا مفہوم محض کسی بندش سے آزاد ہونا ہے۔ اسلام میں فلاح کی اصطلاح ہے۔ فلاح پورے وجود کی مکمل آزادی ہے۔ فلاح رشتہ ہے ...

آزادی کا تصور (HOME) ... لایعنی ہے بلکہ ... یورپی تہذیب میں لبرٹی کا ہدف مادی ترقی ہے ... کیریئر (CAREER) کہلاتی ہے ... دنیا ... فلاح کے لئے پورے وجود کی مکمل آزادی کے لئے (HOMEWORK) ضروری ہے ... (INSTITUTIONS) ... کی تشکیل ہے ... (STATUS QUO) ...

اسلام میں عدل و قسط حقیقی ہم آہنگی ... آنحضرتؐ نے مدینے میں قائم کیے ... اسلام جو مقصدی ... جدید مغربی تمدن میں آزادی کے مفہوم ... امریکہ اور مغربی ممالک (STATUS QUO) ... یورپ نے ہر انسانی فلاح کی اصطلاح ... (REFINED) شکل ہے ... (THE) ... ہر اصطلاح ... توحید کی ... لاالٰہ کی ساری اصطلاحات ...

اس ملک میں تعجب ہے انسان بنا کر بھیجا گیا ... خلیفہ کی حکمرانی کرو دنیا میں اسلام ... مگر یہی فاطمہؑ کا گھر ... روشنی کا مینار بنا ہوا ہے ... علیؑ کا گھر ... نہ صرف ... سعادت کا ... تک پھیلا ہوا ہے۔

اور نہ کسی سونیانی اور صوبائی منافرت کو ہوا دینے کا موقع ملتا اور نہ ہی پنجاب کو گالیاں پڑتیں۔ اردو پاکستان کے کسی بھی خطے کی جغرافیائی زبان نہیں ہے۔ لہٰذا صوبائی تعصب سے پاک اپنی ارتقائی منزل طے کرتی ہوئی پورے پاکستان کی زبان بنتی۔ جس میں صوبائی بولیوں کے ساتھ عربی اور فارسی کی مزید حلاوت بھی شامل ہوتی!

اگر انگریزی بولنے والے مغرب زدہ حکمرانوں نے "جو اردو کو خانساموں کی زبان سمجھتے ہیں" پاکستان باقی رہنے دیا تو انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا ــ اردو زندہ رہے گی۔ مگر شاید اُسے "پاکستانی" کہا جائے گا۔

لطف ادیبی

ہماری زبان

"انجمن اردو" کی ایک محفل میں ایک عمر رسیدہ بزرگ سے تعارف ہوا۔ واپسی میں ان کے پاس گاڑی نہ ہونے کی بنا پر اپنی سواری پیش کی۔ جسے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ قبول کیا۔ راستے میں ادھر ادھر کی باتیں شروع ہو گئیں۔ پھر موصوف کے ساتھی نے محفل میں موجود ایک پنجابی شاعر کے کلام میں شاعری کا فقدان بتاتے ہوئے شاعر کے پنجابی لہجے پر تمسخر کیا۔ بات سے بات چلی۔ جس پر بزرگ "اردو دان" صاحب زبان نے تقریباً دس منٹ تک پنجابیوں کی "اردو دانی" اور "اردو دشمنی" پر اہل پنجاب کے جور و ستم کا لیکچر دیا۔ جو پنجابیوں کے لطیفوں پر اختتام کو پہنچا۔ میں اس دوران بڑی خاموشی سے کار چلا رہا تھا۔ جب موصوف نے دیکھا کہ ان کے لطیفے بھی میری خاموشی کو توڑنے میں ناکام رہے ہیں تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور جاننا چاہا کہ میں ہندوستان کے کس حصے سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں نے بتایا کہ میں پاکستانی ہوں۔ پھر پوچھا کہ کہاں سے ہجرت کر کے پاکستان گئے تھے؟ اس پر میں نے عرض کیا کہ یہ حقیر پُر تقصیر غیب الطرفین پنجابی ہے! اس انکشاف کے بعد "خاموشی" کی باری آپ بزرگوار کی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد کا بقیہ پانچ منٹ کا سفر یوں گزرا کہ بولنے والی زبانوں کو بریک لگ چکے تھے اور گاڑی تیزی سے دوڑ رہی تھی!

یہ کوئی اکا دکا واقعہ نہیں تھا۔ بارہا اہل زبان کی محفلوں میں "اہل زبان" کو اردو دوستی کی اڑ میں آزمائشوں سے گزرنا پڑا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اردو دان طبقے کو بلکہ غیر پنجابی پاکستانیوں کو بھی بڑے فخر کے ساتھ پنجابیوں پر نکتہ چینی کرتے سنا ہے۔

آخر ایسا کیوں ہے ــ؟

اسلام میں نسل اور زبان کے تنوع کو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں اور احسان بتایا گیا ہے۔

"تمہاری بولیوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔"

(سورۃ ۳۰ ۔ آیت ۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت اپنے عالمگیر خطبے میں عربوں کی لسانی برتری کو زمانۂ جاہلیت سے منسوب کرتے ہوئے فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ... تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔"

دوسرے الفاظ میں کوئی زبان دوسری زبان سے بہتر نہیں بلکہ انسانوں پر ان کی بولیاں اللہ تعالیٰ کا احسان ہیں۔

دنیا میں کسی بھی قوم، تہذیب، ثقافت اور اس کی روایات کی علمبردار اس کی زبان ہوتی ہے۔ پنجاب کی روایات کو انگریز نے اچھی طرح سمجھا۔ اسی لئے ۱۸۴۹ء میں آتے ہی اس نے پنجابی زبان کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ سلوک انگریز نے کسی اور صوبائی زبان کے ساتھ نہیں کیا تھا۔ پنجابی، سکھ "اس آفت" سے اس لئے بچ گئے کہ ان کا مذہبی لٹریچر پنجابی میں تھا۔ چنانچہ ان کا تعلق اپنی ثقافت اور روایات سے قائم رہا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارتی پنجاب میں پنجابیوں کو یہ طعنہ نہیں دیا جاتا کہ ان میں قیادت کا فقدان ہے۔ بلکہ بھارت کی کل آبادی کے دو فیصد سے بھی کم سکھ آبادی آج پورے ہندوستان کو ناک چنے چبوا رہی ہے۔ مگر شاطر انگریز صرف مسلمانوں کے درپے تھا۔ وہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت یو پی اور اودھ کے مسلمانوں کے نوکر شاہی کے ساتھ آیا۔ نوکر شاہی نے پنجابی مسلمانوں میں اردو کو مسلمانوں کی زبان کے طور پر پیش کیا۔ یوں بھی پنجابی مسلمان کے لئے نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر ... پر پھیلی ہوئی ملت اسلامیہ کا تصور زیادہ جاذبیت رکھتا ہے۔ لہٰذا انہوں نے بھی اپنی چار ہزار سالہ ثقافت کو چھوڑ کر جس کی جڑیں ہڑپہ اور موہنجوداڑو تک پھیلی ہوئی ہیں "اور جسے تاریخ عالم دنیا کی قدیم ترین تہذیب مانتا ہے" اس کے بدلے خوبصورت اور شائستہ اردو زبان کے ساتھ صرف سو سال پرانی یو ۔ پی اور اودھ کے علاقوں کی "جاگیرداری" تہذیب کو بھی اپنا لیا۔

تحریک پاکستان میں "اردو بولو" "اردو پڑھو" اور "اردو لکھو" کا قول قرار کا نعرہ بن گیا۔ پنجابیوں نے "اپنی زبان" لاکھوں جانوں کے نذرانے، تین دریاؤں کے پانی اور آدھے پنجاب کے عوض اپنے تشخص کو اس جالبانہ انداز میں پاکستان اور اردو زبان کے ساتھ وابستہ کر لیا کہ "... را نجھا را نجھا کر دی نی میں آپے ہیر ہوئی" کے مصداق پنجاب پاکستان اور پاکستان کا آپ ہی پاکستان بن گیا۔ یہاں تک کہ دوسروں کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا۔ اور حکمران طبقے نے اس جذبے کو آگ کر اور عروج کا دیا۔

مشرقی پاکستان میں غیر پنجابی آمروں، نوکر شاہی، ایوب خان اور یحییٰ خان جیسے مطلق العنان حکمرانوں کی پنجابی فوج نے مسلمان بنگالیوں پر ظلم و ستم کیا۔ مگر بنگالی بھائیوں نے بغض و عناد کا نشانہ صرف "سالے پنجابی" کو ہی بنایا! اور پنجابیوں کے ذریعے اردو کے نفاذ کو بنگالی سیاستدانوں نے ایک زبردست پروپیگنڈے کے طور پر پیش کیا۔ جس کے نتائج ظاہر ہیں۔

آج پاکستان کے حالات ۱۹۷۱ء سے قبل کے حالات سے مختلف نہیں ہیں۔ بلوچستان کے سردار مینگل کا وہ کھلا خط ملاحظہ کیجئے جسے انہوں نے ولی خان کے ایک بیان کے جواب میں روزنامہ "جنگ" میں شائع کرایا۔ مینگل صاحب نے لکھا تھا "...... ولی! ہم سے آزادی کے مقدس نام کی قسم لے لو۔ جسے تم پاکستان کہا جا رہا ہے وہ عظیم تر پنجاب کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے"۔

اگر پنجاب اپنی لسانی حیثیت قائم رکھتے ہوئے اردو کو قومی زبان کے طور پر آہستہ آہستہ اپناتا تو آج بلوچی، سندھی اور پشتو کو "اردو یا عظیم تر پنجاب" میں ضم ہونے کا خطرہ نہ ہوتا

MATR...
For Pretty, ...
Cultured, M...
Sheridan edu...
business. Wa...
lished bachel...
ed, modern...
cultured.
Please contact ...
P.O. Box 5...
Postal Stat...
Mississauga...

خواتین کا صفحہ

بچوں کو میٹھا زہر نہ دیجئے!

شہناز عشرت امبر

کیا آپ جانتی ہیں کہ جب آپ اپنے بچے کو کھانا کھلاتی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ انجانے میں آپ اسے زہر کھلا رہی ہوں؟

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ بچوں کو زیادہ چینی کھلانا ایک طرح سے اُن کو زہر کھلانے کے برابر ہی ہے اسی طرح انہیں یہ سوچے بنا کہ کیا دینا چاہیے صرف اپنی آسانی دیکھ کر کوئی چیز کھلانا بھی خطرناک ہے۔ اس سے بچوں کے گلے کی بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

بچوں کے ماہر ڈاکٹر جیمس نے کہا ہے کہ ٹافیاں، ٹھنڈے مشروب، آئس کریم، اور چاکلیٹ وغیرہ بچوں کو زیادہ نہ دینا چاہیے، تمام مائیں اکثر کہتی رہتی ہیں کہ اُن کے بچے کو قبض ہے۔ یا آج کل چھوٹے چھوٹے بچوں کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ چڑھا نظر آتا ہے، جلدی بیماریاں ہوتی ہیں، یا پھر بہت سے بچوں کی ٹانگیں ٹیڑھی یا دانت آپس میں جڑے یا ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ان تمام امراض کی وجہ ٹین بند کھانے اور چاکلیٹ وغیرہ ہی ہیں۔

اکثر مائیں بنا یہ سوچے کہ بچوں کے دانتوں کی مضبوطی، یا صحت مند آنکھوں کے لیے انہیں ایسی غذا دیں جو بچوں کو چبانا پڑے۔ مائیں بہت شوق سے بچوں کو نرم غذا کھلاتی ہیں جس سے نہ تو بچوں کے مسوڑے پنپتے ہیں اور نہ ہی آنکھیں ٹھیک رہتی ہیں۔ کھانا چبا کر کھانے والی کہاوت ”ایسے ہی نہیں بن گئی ہے۔ کھانا چبا کر کھاتے وقت مسوڑوں اور دانتوں کا سیدھا اثر بچوں کی آنکھوں پر پڑتا ہے۔“

امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ بازار میں فروخت ہونے والی وہ چاکلیٹ، مٹھائیاں جن میں رنگ ملایا جاتا ہے، اور ان کو خراب نہ ہونے کے لیے کچھ دوائیں بھی ملائی جاتی ہیں، یہ بچوں کے لیے خاص طور سے ننھے منے بچوں کی نشوونما کے لیے بے حد مضر اور خطرناک ہیں۔

اس رپورٹ میں ایک خاص بات یہ بتائی گئی ہے کہ دودھ پلانے والی مائیں بھی ایسی غذائیں نہ کھائیں کیوں کہ ان کا سیدھا اثر اُن کے دودھ پر پڑتا ہے اور یہی دودھ بچوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ خصوصاً حاملہ عورتوں کو زبان کے چٹخارے اور چاٹ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کنیڈا میں۔ ایک مرض اُن بچوں میں کثرت سے پایا گیا، جن کی ماؤں نے حمل کے دوران میں اس طرح کے کھانے بہت کھائے، یہ مرض ریڑھ کی ہڈی کا مرض ہے اس مرض کے بچے اسکاٹ لینڈ میں بھی جنم سے ہی پائے گئے۔

اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا بچہ جنم سے ہی کسی بھیانک مرض کا شکار نہ ہو تو خود بھی اس طرح کے کھانے نہ کھائیں اور اپنے ننھے منے بچوں کو بھی ایسی غذا دینے میں سخت احتیاط برتیں۔ ●●

● نانپور کے کسی ہال میں مشاعرہ تھا۔ مولانا ناطق گلاوٹھوی کلام پڑھ رہے تھے۔ ایک طالب علم نے زور سے کہا ”نانا جان پھر عرض کیجئے“ مولانا رک گئے اور کہا ”حضرات یقین جانیے اس کی نانی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔“

تازہ بہ تازہ

عصمت چغتائی پر ڈاکٹریٹ

بھارت میں زندہ ادیبوں پر تحقیق کی روایت روز افزوں ترقی پر ہے۔ حال ہی میں رخسانہ ثاقب کو عصمت چغتائی پر تحقیق کرنے پر پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی ہے۔ ان کے مقالے کا عنوان ”عصمت چغتائی کا فکر و نظر اور نسوانی کردار“ ہے۔ انہوں نے یہ کام پروفیسر وحید الدین احمد کی نگرانی میں آندھرا پردیش یونیورسٹی میں کیا۔

”ادب اور کاروبار“

پنجابی ڈراما ”ہوادت“ کے شہرت یافتہ اجد اسلام امجد انشائیہ نگار سلیم آغا قزلباش سے باتیں کر رہے تھے۔ امجد اسلام امجد نے دریافت کیا ”آغا صاحب آج کل کیا کر رہے ہیں؟“ سلیم آغا نے جواب دیا ”لکھنا پڑھنا رہا ہوں اور کچھ لکھتا بھی رہتا ہوں“ ایک شریک محفل نے مسکرا کر کہا ”امجد اسلام آپ بھی تو یہی کام کر رہے ہیں“ امجد نے جواب دیا ”ہم لکھتے بھی ہیں اور کاروبار بھی کر رہے ہیں۔“

ظہیر کاشمیری کی نعت نگاری

ان دنوں بہت سے ترقی پسند ادیب نعت نگاری کی طرف راغب دکھائی دیتے ہیں اور ان کی نعتوں کے مجموعے بھی چھپ رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک جلسہ میں پچھلے دنوں یہ حقیقت سامنے آئی کہ ان گروہ میں سب سے پہلے نعت ظہیر کاشمیری نے کہی تھی۔ جعفر صاحب نے دیکھا تو دریافت کیا ”آپ نے ظہیر اب نعت لکھنے لگے ہو؟“ ظہیر کاشمیری نے فی البدیہہ جواب دیا ”لینن و مارکس کا قصیدہ لکھنے کی بہ نسبت نعت کہنا بہتر ہے۔“ ہوا دلبر ہے امجد قریشی نے لکھا ہے کہ پاکستان کی ایک تقریب میں ظہیر کاشمیری نے کہا کہ ”ہماں ملک کے اشتراکی دوسرے ملکوں کے نظریات کی چھاپ ہیں۔“ ہمیں غیر ملکی نظریات کی مثبت باتوں کو اپنے اسلامی رنگ میں ڈھالنا چاہیے۔

اُردو کی مختصر ترین تاریخ

ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب ”اُردو کی مختصر ترین تاریخ“ کا نیا ایڈیشن نئی ترمیم و اضافہ کے لیے زیر ترتیب ہے۔ اس مقصد کے لیے ڈاکٹر سلیم اختر نے بھارتی رسائل میں یہ اپیل جاری کی ہے کہ وہاں جنہیں اپنی کتابیں مفت ارسال فرمائیں۔ مفت کتابیں ارسال کرنے والوں کا ذکر اس تاریخ ادب میں کیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ اس کتاب کے ہر ایڈیشن میں مدیران رسائل اور ادیبوں سے منحرف ہو جاتے ہیں اور اس کے سبب انھیں ہر وقت مخالفت کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے ایک دوست نے اب اس کا تدارک کر لیا ہے اور انھیں مشورہ دیا ہے کہ کتاب کے آغاز میں جلی حروف میں یہ اعلان کر دیں کہ:

”مصنف کا ہر ایک ادارے سے متفق ہونا یا اُن کو پڑھنا لازم و ملزوم نہیں۔“

علامہ سلیمان ندویؒ پر ایک کتاب

پروفیسر سید محمد الحسن، پرنسپل لیاقت گورنمنٹ کالج کراچی کی کتاب ”علامہ سید سلیمان ندویؒ کی سیاسی خدمات“ شائع ہو گئی ہے۔ اس کتاب کی ضخامت ۳۱۶ صفحات ہے اور یہ مجلس علوم اسلامیہ کراچی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب میں علامہ سلیمان ندوی کی تصاویر بھی شامل ہیں۔

ہارون کی آواز کی اشاعت

ممتاز و مقبول شاعر حمایت علی شاعر کا نیا شعری مجموعہ ”ہارون کی آواز“ مکتبہ افکار کراچی کی طرف سے شائع ہو گیا ہے۔ یہ مجموعہ ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی قیمت ۴۰ روپے ہے۔ مصنف نے اس کا انتساب فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے نام کیا ہے۔

نیرنگ خیال کی اشاعت خصوصی ۱۹۸۵ء

ماہنامہ ”نیرنگ خیال“ راولپنڈی کی اشاعت خصوصی ۱۹۸۵ء کا خاص نمبر ۲۴۴ صفحات پر مشتمل اپنی پرانی روایات کے ساتھ شائع ہو گیا ہے جس میں عصر حاضر کے تمام معروف ادیبوں کی غیر مطبوعہ تخلیقات کے علاوہ نئے لکھنے والوں کو بھی متعارف کیا گیا ہے۔

دل کی بستی

اسلام آباد کے خوش فکر ادیب و شاعر منیر احمد اپنی شاعری کی کتاب ”دل کی بستی“ مرتب کر رہے ہیں جس میں ان کی منتخب نظمیں اور غزلیں شامل ہوں گی۔ ”دل کی بستی“ موجودہ سال کے آخر تک شائع ہوگی۔

آپ کے مسائل

شوقِ سیاحت میں

میری اس سے ملاقات ایک اسٹیشن کے دوران ہوئی تھی۔ اس نے بتایا کہ اس کا کام ہی ایسا ہے۔ وہ ایک کمپنی کی پروڈکٹس کو متعارف کروانے کے لیے بہت سے ممالک میں جاتا ہے۔ مجھے یہ سب بہت دلچسپ لگا۔

پھر لندن آکر اس نے مجھے ٹیلیفون کیئے اور ملنے کی خواہش کی۔ اس نے بتایا کہ اس کے دو بچے ہیں اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش نہیں ہے اور وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

ہمیں ملتے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ وہ ہر بار یہ کہتا ہے کہ وہ جلد ہی بیوی کو طلاق دے دے گا۔ اس نے کہا ہے کہ وہ مجھے بھی ساری دنیا گھمائے گا لیکن ابھی تک سارا معاملہ زبانی کلامی ہی چل رہا ہے۔

ف۔ بر لندن

ارے بابا۔ ساری عمر گھومتے گھماتے میں گزر گئی۔ گھر بھی تو بسانا ہے۔ اور یہ شخص تمہارا ایک گھر آباد نہیں کر سکتا۔ وہ بھلا آپ کے ساتھ کیا وفا کرے گا۔ پھر دیکھو وہ سب کچھ چھوڑ کر شادی کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتا۔ یہ ہمارے بعض نوجوان لڑکیوں سے تعلق قائم کرنا چاہتے ہیں تو وہ ایسے ڈائیلاگ ہی بولا کرتے ہیں۔ یہ ایک جیب میں انگوٹھیاں رکھ کر گھر سے چلتے ہیں۔ جس شخص کا پیشہ ہی گھومنا پھرنا ہو وہ کسی نہ کسی طرح اپنے سفر کو دلچسپ بنانے کا چارہ تو کرے گا۔

تم نے یہ نہیں لکھا کہ آخر تم کیا کرتی ہو۔ شوقِ سیاحت ہے تو کس نے روکا ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے ایسے شخص کا ہونا ضروری نہیں۔ اس کے اور بہت سے طریقے ہیں۔ اچھا پہلے یہ چکر ختم کرو۔ پھر بتائیں گے کہ وہ کون کون سے طریقے ہیں۔

پٹاری کے اندر

میں نے اپنی عائلی زندگی کے اٹھارہ سال بہت خوشگوار گزارے۔ میرے میاں نے مجھے بھرپور محبت دی۔ ہمارے تین بچے ہیں مجھے وہ سب کچھ میسر ہے جس کی کوئی عورت خواہش کر سکتی ہے۔ مجھے اچانک یہ انکشاف ہوا کہ مجھے ان کی الماری سے کچھ محبت نامے ملے۔ انہیں پڑھ کر مجھے یہ دنیا گھومتی ہوئی نظر آئی میں کئی دن تک بخار میں پھنکتی رہی۔ میں نے جب اپنے شوہر سے پوچھا کہ تم نے مجھے اتنے سال تک دھوکے میں رکھا تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ منہ سے کچھ نہیں بولتے صرف یہ کہتے ہیں کہ مجھے معاف کر دو۔ خدا کے لیے بتائیں میں کیا کروں؟ میرا جی چاہتا ہے اس لڑکی سے ملوں اور یہ جانوں کہ یہ سب کب اور کیوں ہوا۔ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے صرف اس محبت کی خاطر شادی نہیں کی۔

ح۔ ط۔ مانچسٹر

انہوں نے شادی نہیں کی۔ یہ مسئلہ ان کا ہے۔ آپ کا نہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس زمانے میں بھی ایسے ”آؤٹ ڈیٹڈ“ لوگ ہیں جو محض خط و کتابت کے سہارے زندگی گزار رہے ہیں۔ بہرحال بھلا آپ اس لڑکی سے مل کر کیا کریں گی۔ اس سے آپ کو اطمینان حاصل نہیں ہوگا۔ آپ کے خیال کو اپنے کئے پر شرمسار ہیں۔ کیا اس پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا۔ ہر کسی کو اپنی کسی نامعلوم محرومی کی تسکین کے لیے کوئی وسیلہ مطلوب ہوتا ہے۔ کچھ لوگ گھر میں چھپ چھپا کر فرشتے نکال لیتے ہیں۔ کچھ کسی پب میں بیٹھ کر اور جوا کھیل کر آپ کے میاں نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ بہرحال اب تو یہ باب ہی مکمل ختم ہو چکا ہے۔

بڑی آپا بے حد خوبصورت ہیں۔ ان کی شادی مڈل طے ہو گئی۔ آپا کا منگیتر بھی اچھا ہے۔ وہ ہماری پھوپھی کا بیٹا ہے لیکن بھائی نے آپا سے شادی کرنے سے انکار کر دیا اور کہتا ہے کہ وہ مجھ سے شادی کرے گا۔ میں نے اسے ہوتے والا بہنوئی سمجھ کر سامنے آتی تھی۔ اس کے علاوہ خود بھی ہنس مکھ تھا لیکن پتہ نہیں یہ اس کو کیا سوجھی۔ سب سے خراب بات یہ ہوئی ہے کہ میری بہن سمجھتی ہے کہ میں نے اس کے حق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ میری ماں بھی مجھے قصوروار سمجھتی ہے۔ باپ بھائی بھی اس بات کے بعد مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ پہلے میں سارے خاندان کی لاڈلی اور چہیتی تھی اور اب سب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ ہر ایک مجھ سے کھنچا کھنچا ہے۔ اور باجی تو مجھے مجرم سمجھتی ہیں۔ میں نے اس کم بخت سے شادی سے انکار کر دیا ہے لیکن وہ اپنے والدین کے سامنے یہ اڑ کر کھڑا ہو گیا ہے اور کہنے لگا کہ آپ لوگ مجھے شوٹ کر دیں مگر میں وہیں شادی کروں گا۔ سارا خاندان اپنی توہین سمجھ رہا ہے۔ لڑکے کی ماں ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔ چاچا جان بھی اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر رحم کھا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کیا حرج ہے جب بہن کا اس قدر مطالبہ ہے تو بات ہی بدل جائے۔ آپ بتائیں؟

(فرخندہ)

ٹھیک ہے بی بی جب بات شدت پکڑ گئی تو پھر آپ اس صورتحال کو عقلمندی سے سوچنا چاہیے۔ یہ قریبی رشتے کی غلطی ہے اسے اسی وقت صحیح انتخاب کرنا چاہیے تھا لیکن اب صاحبزادے عشق کے مجرم معلوم ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ بیٹا ہونا ہی ہوتا ہے۔ آپ کی بہن بے حد خوبصورت ہیں یقیناً ان کی دوسری جگہ بہت جلدی شادی ہو جائے گی۔ والدین کو چاہیے کہ وہ ہوش مندی سے کام لے کر شادی کر دیں اور آپ کی بہن کو سمجھانا چاہیے وہ اپنی صفائی پیش کرنی چاہیے آپ کی نیت صاف تھی اگر بہن کو یقین مشکل سے آئے گا لیکن بہرحال کچھ باتیں انسان کی قسمت میں لکھی ہوتی ہیں جو تبدیل نہیں ہو سکتیں۔

سگی بہن مجھے مجرم سمجھتی ہے

● ایک بار مولانا عبدالمجید سالک نے ”انقلاب“ کے اپنے مشہور کالم ”افکار و حوادث“ میں لکھا۔ ”پنڈت ہری چند اختر کے نام میں بڑی مناسبت ہے ہری چند اختر یعنی سبز چاند ستارہ“۔ دوسرے دن صبح پنڈت جی دفتر انقلاب میں نمودار ہوئے۔ مولانا سے کہا ”مولانا جاری اچھے سلامی جھنڈے پر ہم اسلام آپ کے جانتے ہیں۔“

میری شکل صورت معمولی ہے مگر رنگت بہت صاف ہے۔ صحت مند اور خوش مزاج ہوں میری

ٹوٹے ہوئے گھر کا بچہ

میرا بچہ جب چار سال کا تھا تو میرے شوہر کسی اور کے ساتھ رہنے لگے۔ اب وہ چھ سال کا ہے۔ پہلے پہل وہ اس سے ملنے آجاتے تھے۔ پھر انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ میں اپنے بچے کو ویک اینڈ پر گھر سے لے جایا کروں گا۔ مگر میں نہیں چاہتی کہ وہ گھر جائے۔ کیونکہ میرے شوہر جس عورت کے ساتھ رہ رہے ہیں وہ لیڈی ہیں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ ڈرگ ایڈکٹ ہے۔ اب گھر میں بچے کو ملنے کی جب اپنے ڈیڈی کے ساتھ نہیں جاتا تو وہ رونے لگتا ہے۔ میں اسے باپ سے الگ نہیں کرنا چاہتی لیکن کیا کروں پھر یہ سوچا کہ میں بچے کو اس کے باپ کے دفتر میں لے جایا کروں۔ مگر وہ وہاں مصروف ہوتے ہیں۔ اگر انہوں نے بچے پر توجہ نہ دی تو وہ اور پریشان ہوگا۔

م۔ ح

ظاہر ہے جس عورت کی وجہ سے آپ کا اس قدر نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور وہ اگر سیرت کی اچھی ہوگی تو آپ کو زیب نہیں لگے گی لیکن آپ سارا الزام صرف اسی پر نہ رکھیں۔ آپ کے سابق شوہر بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔

لیکن وہ جیسی بھی ہو۔ بچے کے ساتھ بھلا وہ کیا برا کرے گی۔ اگر اسے بچے کا گھر پر آنا پسند نہ ہوگا تو وہ صاف کہہ دے گی۔ یا بچہ خود ہی اس سے متنفر ہو جائے گا۔ لیکن اس وقت وہ باپ کے پاس جانا چاہتا ہے۔ لہٰذا آپ کو اس کے جذبات کا خیال رکھنا ہوگا۔ تاکہ وہ خوش و خرم رہے کہ والدین نے جو الگ ہو کر اور باپ کے درمیان ناصبر پیدا کیا ہے اسے وہ محسوس نہ کرے۔

اوقات کار میں بچے کو باپ سے ملانے لے جانا مناسب نہیں۔ وہ کام چھوڑ کر بچے کو گھمانے

ادب و ثقافت

کیا یہ شعر لاوارث ہے؟

احمد ندیم قاسمی

ایک شعر جس کے دعویداروں کی تعداد نصف درجن تک پہنچ چکی ہے۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

ایک بار ہم نے اپنی ایک تحریر میں اس شعر کو میر کے نام سے منسوب کر دیا کیونکہ یہ میر ہی کے نام سے منسوب چلا آتا تھا۔ اس پر بعض لوگوں نے لکھا کہ یہ شعر میر کا نہیں ہے۔ کس کا ہے؟ کوئی صاحب حتمی طور سے یہ بتانے کو تیار نہیں تھے۔ اس لیے ہم اپنی معذرت فروگزاشت کو پی گئے مگر کچھ عرصہ کے بعد راولپنڈی کے جناب انجم رضوانی نے اس شعر کے بارے میں اتنی بہت سی معلومات یکجا کر دیں کہ ان کی رسید دیئے بغیر چارہ نہیں۔ سودہ ذیل میں مندرج ہیں۔ مقصد یہ طے کرنا ہے کہ متذکرہ شعر در اصل کس کا ہے۔

جناب انجم رضوانی نے لکھا ہے کہ:

اس شعر کے پڑھنے کے بعد مجھے نیاز فتحپوری مرحوم یاد آ گئے کہ انھوں نے رسالہ "نگار" (دسمبر ۱۹۵۴ء) میں اس تجسس کا آغاز کیا تھا۔ یہ شعر جولائی ۱۹۵۷ء تک متعدد شماروں میں زیر بحث رہا۔ اس وقت میرے سامنے "نگار" کے وہ سب پرچے موجود ہیں جن میں سے (اس شعر کے متعلق) مختلف وجوہ نہایت اختصار سے تحریر کر رہا ہوں۔

نگار۔ دسمبر ۱۹۵۴ء

نیاز مرحوم نے کسی دوست سے یہ شعر سنا۔ پسند آ گیا اور شعرائے کرام کو اس زمین میں غزلیں کہنے کی دعوت دی گئی، مگر ساتھ ہی لکھا کہ "کلیات میر" میں یہ شعر یا اس زمین میں کوئی غزل نہیں پائی جاتی۔ بہرحال یہ شعر میر کا ہو یا کسی اور کا۔ نہایت پاکیزہ ہے۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

بقول نیاز ان کے دل میں یہ خلش باقی رہی کہ یہ شعر میر کا نہیں ہے تو پھر کس کا ہے۔ مارچ ۱۹۵۷ء میں لکھتے ہیں کہ ایک زمانے میں راز یزدانی رامپوری نے مجھے لکھا تھا کہ یہ شعر فکر رامپوری کا ہے جسے انھوں نے کسی مشاعرے میں پڑھا تھا۔

نگار مئی ۱۹۵۷ء

رفیق مارہروی، نیاز مرحوم کو لکھتے ہیں کہ یہ شعر میر کا ہے نہ فکر رامپوری کا۔ فکر نے اپنا بتا کر یہ زیادتی کی ہے۔ یہ مقطع طپش مارہروی مرحوم کی غزل کا ہے۔ یہ غزل خود مرحوم کی زبان سے میں نے سنی تھی۔ دو شعر اور یاد آ رہے ہیں۔ لکھتا ہوں۔

ہزار بار یہ دیکھا کہ ان کے جیتے سے
نظر جو بیٹھ گئی آنکھوں میں روشنی نہ رہی
ہزار نقش کف پا نے عیر دیکھے ہیں
ہمارے سجدوں کی قابل کوئی گلی نہ رہی

مقطع چونکہ اچھا تھا اس لیے بعض نے طپش کے بجائے میر کے حوالے سے پڑھ دیا۔ طپش مرحوم کا مقطع یوں ہے:

وہ آئے بزم میں اتنا تو طپش نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

نیاز مرحوم نے راز یزدانی سے پھر استفسار کیا تو انھوں نے لکھا کہ فکر میرے شاگرد ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ۳۰-۱۹۳۱ء میں بہزاد لکھنوی رامپور آئے تھے اور اس طرح میں غزل پڑھی تھی۔ ان کا ایک شعر یہ تھا:

تمہارے جاتے ہی تاریک ہو گئی دنیا
قمر میں نور ستاروں میں روشنی نہ رہی

فکر صاحب کو یہ غزل سن کر شعر کہنے کا شوق چرایا۔ غزل کہی۔ روشنی کا قافیہ بہت اچھا لگا۔ اسے قلم زد کر کے میں نے خود فکر کی اور یہ شعر کہہ دیا۔ اب بتایئے میں کیونکر یہ مان لوں کہ یہ شعر کسی دوسرے کا ہے جب میں نے خود کہہ کر دیا ہو۔

نگار۔ جون ۱۹۵۷ء

شارق میرٹھی، رحمانیہ کالج مونگیر سے نیاز کو لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں رفیق مارہروی کا بیان بجا ہے۔ حلقۂ یاراں برکت، شیر خاں ادیب کی ادارت میں میرٹھ سے نکلتا تھا۔ جس میں اسی مصرع پر ایک مشاعرہ اس میں شائع ہوا تھا۔ مصرع طرح غالباً یہ تھا۔

بہاری شاخ تمنا بھی اب ہری نہ رہی

یہ پرچہ میرے پاس تھا لیکن ۴۷ء کے ہنگامے میں ضائع ہو گیا۔ مجھے یاد ہے اس میں دل اور طپش کی غزلیں شائع ہوئی تھیں۔ اس طرح میں بھی ان کی غزلیں ضرور ہوں گی۔ راز یزدانی رامپوری حضرت عیاں میرٹھی کے شاگرد ہیں۔ ہو سکتا ہے انھوں نے عیاں صاحب کے یہاں دیکھا ہو گا اور طپش کا شعر ان کے تحت الشعور میں رہ گیا۔

نگار۔ جولائی ۱۹۵۷ء

جمیل اختر رامپوری، نیاز مرحوم کو لکھتے ہیں کہ میں نے راز صاحب سے شعر پر گفتگو میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ شاید یہ شعر میر تقی کے کسی دوسرے شاعر کا ہو۔ قاضی عبد الودود سے اس کی تصدیق چاہی تو جواب نفی میں ملا۔ ایک تازہ تحقیق اور سنیئے کہ جناب وحشت کلکتوی نے اپنی اسی زمین کی غزل کے مقطع میں لکھا ہے:

یہ کس کی جلوہ نمائی ہے بزم میں وحشت
بقول میر چراغوں میں روشنی نہ رہی

اگر وحشت مرحوم زندہ ہوتے تو شاید ہمیں اس شعر کے ماخذ کا پتہ چل سکتا تھا۔ اگر عہد جدید یوم ہوتے، راز نے سنہ کو روشنی ...

نہ میں کہ ایسا سینا یا۔
ان کو جاتے تو میر نے دیکھا
پھر چراغوں میں روشنی نہ رہی

اس کے بعد حیات دہلوی، حیدر آباد سندھ سے نیاز صاحب کو لکھتے ہیں کہ شعر زیر تحقیق کے متعلق "نگار" میں خطوط نظر سے گذرے۔ تعجب ہے کہ مختلف باتیں کس طرح کہی جا رہی ہیں۔ میرے پسندیدہ اشعار کی ایک بیاض جس میں دو ہزار کے قریب اشعار میں نے درج کیے ہیں، ان میں یہ شعر بھی ہے۔ تاریخ اندراج ۱۱ اگست ۱۹۳۹ء ہے۔ دہلی کے کسی مشاعرے میں ایک صاحب عشرت مراد آبادی سے ملاقات ہوئی تھی۔ انھوں نے یہ غزل سنائی تھی۔ حسب ذیل اشعار میں نے پسند کیے جو آج تک محفوظ ہیں:

تڑپ تڑپ کے کبھی تو سکون آ جاتا
دل تباہ پہ تیری نگاہ بھی نہ رہی
الجھ کے رہ گئی دنیا نظر کے دھوکوں میں
ترا جمال جو دیکھے وہ آنکھ ہی نہ رہی
وہ آئے بزم میں اتنا تو یاد ہے عشرت
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

میر نہیں تو امیر مینائی؟

انجم رضوانی صاحب کی مہیا کردہ معلومات یہاں ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ تحقیق "نگار" میں یہیں تک پہنچی تھی۔ نیاز مرحوم نے شعر کے بارے میں اپنا کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا۔ غالباً پیمانہ کر چکے تو۔

پھر اس کے بعد چراغوں میں تیل نہیں رہا۔ انجم صاحب کو جناب جمیل اختر رامپوری کی رائے معقول معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ان کا بھی یہی خیال ہے کہ شعر زیر بحث میر تقی میر کا نہیں مگر کسی دوسرے میر کا ہے اور دیگر حضرات خواہ مخواہ کھینچا تانی کر رہے ہیں۔ مگر کراچی سے جناب واحد رشیدی نے جدید تر انکشاف فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

اصل میں یہ شعر حضرت امیر مینائی کا ہے اور اس طرح ہے:

وہ آئے بزم میں اتنا امیر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

میرے استاد منشی علی احمد صاحب مینائی مرحوم (منڈاوری ضلع بجنور) حضرت امیر مینائی کے شاگرد تھے اور غزل بہت اچھی کہتے تھے۔ ان سے میں نے گلستان و بوستان پڑھی۔ پڑھاتے وقت اساتذہ اور خاص کر اپنے استاد کے اشعار سناتے۔ یہ شعر سب سے پہلے ان ہی کی زبانی سنا تھا۔ "زمانہ" کانپور میں غرید ہوا ایک مضمون امیر مینائی پر شائع ہوا تھا اس میں بھی یہ شعر ہے۔

افسوس ہے کہ اس شعر کے سلسلے میں جتنی بھی آرا کا اظہار کیا گیا وہ سنی سنائی باتوں پر مشتمل ہیں۔ صرف جناب واحد رشیدی نے رضا لائبریری رامپور میں محفوظ کلیات اور کلیات امیر مینائی مطبوعہ حیدر آباد کا حوالہ دیا ہے۔ اگر وہ ساتھ ہی کلیات کے صفحے کا حوالہ بھی دے دیتے تو سارا جھگڑا ابھی ختم ہو سکتا تھا۔ اب بھی یہ مسئلہ لاینحل نہیں ہے۔ حیدر آباد کے مطبوعہ کلیات امیر مینائی کے کئی نسخے ہند و پاکستان کے کتب خانوں اور اہل ذوق کے پاس محفوظ ہوں گے۔ کوئی صاحب کرم کریں اور اس شعر کا حوالہ تلاش فرما کر ہم الحمرا کو مطلع کریں تاکہ ایک اچھے شعر کے سلسلے میں یہ الجھن حتمی طور پر اور ہمیشہ کے لیے دور ہو سکے۔

●●●

غزل

محمد علوی

علوی یار سویرا ہو گا
پھر سورج کا پھیرا ہو گا
چند صیاں کھو پھیری ہو گی
آنگن دھوپ بسیرا ہو گا
شام دکھوں سے بوجھل ہو گی
اس کا دکھ بھی میرا ہو گا
چوری چھپکے رات آئے گی
چاروں اور اندھیرا ہو گا
آخر چاند دکھائی دے گا
چاند میں چہرہ میرا ہو گا
لیکن تاروں کے لشکر نے
چاند نگر کو گھیرا ہو گا

اے میرے خدا اے میرے خدا
پھر دل میں اپنا نام لکھا
سنسان پہاڑ کی چوٹی پر
پھر آگ جلا پھر ہوش اڑا
پھر کچے پروں والا گھوڑا
پھر مجھ کو اپنے پاس بلا
جنگل میں کہیں گھر کی رکھ لے
صحرا میں کوئی دیوار اٹھا
آکاش میں کچھ تو ہل چل ہو
تھا سا کوئی طائر ہی اڑا
وہ سامنے وقت کی سوہو ہے
اب تو اپنے دن رات رکا
کھل جائے نظر شاید علوی!
دنیا میں کوئی دروازہ کھلا

سیفی ...

کہا

نظر کے گھر سے پھر اس طرح گھر گئے ہیں تم
خود اپنی راکھ اُڑاتے بکھر گئے ہیں تم
زمانہ اپنی اداکاریوں پہ نازاں تھا
اور اپنے آپ پہ الزام دھر گئے ہیں تم
اسے کہو ہم تارا جو چمن ہو جائے
صد بہار و خزاں سے گزر گئے ہیں تم
کبھی جہان کے مقابل رہے تو تنہا
کبھی خود اپنی ہی آہٹ سے ڈر گئے ہیں تم
جہاں سموم کی بے مہریاں تھیں نگھروں میں
وہاں خلوص کو ایسا نہ کر گئے ہیں تم

عبد القوی ضیاء

غزل

اُٹھنے کو تو اُٹھ آئے ہیں اس آستاں سے ہم
اب زندگی بتائیں گے لائیں کہاں سے ہم
غیروں سے کیا گلہ ہے کہ آخر وہ غیر تھا
لپٹے ہیں لطف اب کرم دوستاں سے ہم
ایسے اجنبی دیار میں اپنے وطن سے دور
اب غیر رہتے ہیں یوسف کے کارواں سے ہم
آتی ہے عشق میں کبھی ایسی بھی منزلیں
وہ مہرباں ہوتے تو نامہرباں سے ہم
بس خامشی کہ نام نہ تیشہ دلی کا دو!
ترخ ہوئے زمانے کا چاہے جہاں سے ہم
اپنے وطن کی آن کے سو داگرو سنو
کیا ہو گا جائے نہ خواب گراں سے ہم
ناقدوں جب ہم جلد ہی کہاں سے نہ ضیاء

گئے برس کی بھی بات یادگار رہی
فضا غموں کے لیے خوب سازگار رہی
بدلتی دیکھیں وفاداریاں بھی وقت کے ساتھ
وفا جہاں میں سب لیے ایک کاروبار رہی
اگرچہ فیصلہ ہر بار اپنے حق میں ہوا
سزائے جرم بہر حال برقرار رہی
اب اپنی ذات سے ہی اعتماد اٹھا
وہ جن کی بات کبھی حرف اعتبار رہی
جو حق کو اسے اب سمجھے نہیں ہوتے
حیات پھر بھی مگر محو انتظار رہی
نہ کوئی حرف ملامت نہ کوئی کلمۂ خیر
یہ زلیت اپنے کسی کی بھی زیر بار رہی
یہ اور بات دل اداس ہے بھی نہ بیٹھا ہوا
مگر وہ باہر میرے غم میں اشکبار رہی

شبنم شکیل

سلیم احمد کی دوسری برسی

سلیم احمد اپنی نظم میں لکھتے ہیں:

وہ ہمراہی
سورج اور میں
شام کو منزل پہ پہنچے
دونوں بہت تھکے ہوئے تھے
مٹی کے بستر میں سو گئے
اگلی صبح کو سورج جاگا
مجھ کو سوتا چھوڑ کے
تنہا چلا گیا۔

مگر ہم سب جانتے ہیں کہ آج سے دو برس پہلے یکم ستمبر کو سورج نے سلیم احمد کو نہیں چھوڑا تھا بلکہ خود سلیم احمد سورج کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ
صرف 10 ڈالر ہے
جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے۔

ADVERTISEMENT No......
C/O AL-HILAL
338 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT.
M2H 2P6

اشتہار نمبر (۳۱): کینیڈین شہری، طلاق شدہ، مذہبی خیالات کی شریف اور تعلیم یافتہ خاتون کے لیے ۵۰ تا ۵۵ سال عمر کے مذہب شیعہ سے تعلق رکھنے والے شریف اور سنجیدہ مزاج شخص کا رشتہ مطلوب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے اپنے فون نمبر کے ساتھ مکمل کوائف سے آگاہ فرمائیں۔

★

اشتہار نمبر (۳۲): کراچی سے تعلق رکھنے والے کینیڈین امیگرنٹ، بزنس مین ۲۷ سالہ شریف خاندان کے لڑکے کے لیے ۲۰ تا ۲۵ سال کی سیدھی سادی، سنجیدہ اور شریف الطبع لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔

★

اشتہار نمبر (۳۳): طلاق یافتہ، ۴۸ سالہ پاکستانی کینیڈین، پروفیشنل شخص کے لیے ۳۲ تا ۴۰ عمر کی سلیقہ شعار، قبول صورت خاتون کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلات کے لیے خط لکھیے۔

★★★

اشتہار نمبر (۳۴) ٹورانٹو میں اپنے خاندان کے ساتھ رہائش پذیر، کراچی سے تعلق رکھنے والی ۲۳ سالہ خوبصورت اور خوب سیرت لڑکی کے لیے مناسب عمر کے پروفیشنل اور شریف لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے مکمل کوائف کے ساتھ اپنا فون نمبر بھی تحریر فرمائیں۔

★

اشتہار نمبر (۳۵): کینیڈین امیگرنٹ ۲۷ سالہ، ٹیکنیکل کام کرنے والے شریف خاندان کے لڑکے کے لیے، دراز قد رکھنے والی قبول صورت لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ رشتے میں دلچسپی رکھنے والے اپنے فون نمبر کے ساتھ "الہلال" کی معرفت خط لکھیں۔

★★★

اکاؤنٹنگ میں تعلیم یافتہ، امریکی شہری، عمر ۲۸ سال کے لیے کینیڈین امیگرنٹ، انجینئرنگ ۲۵ سال عمر کی مسلمان لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ مزید معلومات کے لیے فون کیجیے:
(416) 929-5927

مقامی خبریں

• اسلامک فاؤنڈیشن کی جانب سے سکاربرو میں تعمیر ہونے والی مسجد کے لیے فنڈز اکٹھا کرنے کی غرض سے ۸ ستمبر کو سینٹ نیکاک کا بوفیٹ ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں کوئی ساڑھے پانچ سو افراد نے شرکت کی اور چھ ہزار ڈالر کی رقم جمع ہوئی۔ یہ ڈنر ربانی فیملی کی جانب سے سپانسر کیا گیا تھا۔ آئندہ ڈنر ۱۳ اکتوبر کو ہوگا۔ ڈنرز کی سپانسرشپ میں دلچسپی رکھنے والے معلومات کے لیے مسجد پر فون کر سکتے ہیں۔
465-2525

• پاکستان کینیڈا ایشین فورم کے زیر اہتمام ۱۴ ستمبر کو بین الاقوامی مشاعرہ منعقد ہو رہا ہے۔ ۲۵۲ بلور اسٹریٹ ویسٹ پر ہونے والے اس مشاعرے میں اختر الایمان، رئیس امروہوی، قمر رئیس، رضا ہمدانی، احمد فراز، زہرہ نگاہ، بزم انصاری اور شارب ردولوی کے علاوہ شمالی امریکہ کے شعراء بھی شرکت کریں گے۔ مزید معلومات کے لیے فون کیجیے:
276-1739

• کینیڈین ایسوسی ایشن آف پاکستانی پیشہ ور کی ماہانہ میٹنگ ۸ ستمبر کو پاکستانی ریڈیو پروگرام "صدائے پاکستان" کے دفتر میں ہوئی۔ جس میں پاکستان قونصل جنرل کی طرف سے ایسوسی ایشن کو ملنے والے حالیہ خط میں کمیونٹی کے بارے میں دی گئی معلومات کے متعلق حیرت اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ ایسوسی ایشن نے ایک مرتبہ پھر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ بے خوف ہو کر پاکستان اور پاکستانیوں کے مفاد کے لیے سرگرم عمل رہیں گے۔

سلسلۂ ہدایت

نو سالہ ثاقب محمود ولد خالد محمود نے اپنے محترم استاد قاضی امین بنگش کی نگرانی میں ۱۴ اگست ۱۹۸۵ء کو قرآن کریم کا پہلا دور ختم کیا۔

• بے ویو پر واقع مسجد میں ۱۶ ستمبر سے مجالس محرم کا آغاز ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا عزیز ... مہمان ذاکر ہوں گے۔ مزید معلومات کے لیے فون کیجیے:
787-8483

North York Board of Education
Requires for September 1985
1/2 time ELECTRONICS
(Full-year)
Earl High Secondary School
Contact: D. Geoff Price
Telephone: 225-7767
QUALIFICATIONS
Applicants must have an Ontario Teaching Certificate in the area specified.
REFERENCE
will be given to qualified teachers presently under contract or surplus to one of the Boards of Education in Metropolitan Toronto.
Affirmative Action Program Employer for Women and Racial Minorities

موہنجو دڑو ایئرپورٹ سے گڑھی خدا بخش بھٹو تک

شاہنواز بھٹو کے دیدار عام کی تصدیق نہ ہو سکی!

صادق حسین قریشی کو "المرتضیٰ" سے نکال باہر کرنے کی کوشش

کیا پیپلز پارٹی اپنی پرانی روش پر قائم رہے گی؟

[illegible]

ریگن گورباچوف ملاقات میں مسئلہ افغانستان بھی زیر بحث آئے گا

پاک افغان بالواسطہ مذاکرات کا چھٹا دور دسمبر میں ہوگا

آئندہ دور کو مشکل مسئلہ مرحلہ ہوگا: صاحبزادہ یعقوب خان

صاحبزادہ یعقوب خان

بھارت میں ۹۹ فیصد جنگ بند خانوں میں ملوث ہیں

چھوٹے صوبوں کے حقوق بحال کئے جائیں: حمیدہ کھوڑو

مجیب نے قرآن کی قسم کھا کر یقین دہانی کرائی تھی

یحییٰ خان کے حق میں شبہ نہیں: محمود علی

علی رضا پہلوی کار کے حادثے میں زخمی

مغربی جرمنی نے ہالینڈ کو ہرا کر ورلڈ جونیئر ہاکی کپ میں اپنا اعزاز برقرار رکھا

فائنل ۱-۳ سے جیتا۔ پاکستان نے تیسری پوزیشن کے لئے آسٹریلیا کو ۲-۳ سے ہرا دیا

منشیات رکھنے کے الزام میں چھ افراد گرفتار

گوجرانوالہ (نمائندہ) شیخوپورہ پولیس نے منشیات رکھنے کے الزام میں چھ افراد کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے بعض ملزموں کے قبضہ سے چرس اور افیون برآمد کر لی گئی۔ ملزموں کو علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کر کے ریمانڈ حاصل کر لیا گیا۔

دہلی میں مسلم کش فسادات کے بعد کرفیو لگا دیا گیا

درجنوں افراد زخمی، دکانیں اور گاڑیاں تباہ، فسادات کے دوران میزائلوں کا استعمال

جنرل اسمبلی کے ۴۰ ویں اجلاس کیلئے بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ صدر منتخب ہو جائیں گے

پاکستان سمیت ایشیائی گروپ نے ہمایوں رشید چوہدری کے نام کی توثیق کر دی

بنگلہ دیش میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی کیخلاف اپوزیشن مہم چلائے گی

صدر ارشاد نومبر میں مقامی انتخابات کرانا چاہتے ہیں مگر ۲۲ جماعتیں مخالفت کر رہی ہیں

Complete Collision Service

- WE DO INSURANCE CLAIMS
- SPECIAL ON COMPLETE PAINT 399.00
- FREE PIN STRIPING ETC.

EXPIRES ON AUGUST 31, 85

CALL
MOHAMMAD MUNIR
759-5810
(Res: 266-6428)

M & D
AUTO BODY REPAIR
260 MIDWEST RD., UNIT 5
SCARBOROUGH, ONT. M1P 3B4

اے ذوالجلال میری دعا پُر اثر بنا

سید محسن رضی علوی

خاکِ دیارِ پاک مقدر اگر بنا
مجنوں کا جسدِ خاک مرا معتبر بنا

یارب مرے قلم کو روانی بھی کر عطا
اے ذاتِ لاشریک اسے معتبر بنا

تُو باسعد دل میں خیالات کے بجول
قدرت کے انتظام سے لعل و گہر بنا

غم تو سبھی کے ساتھ ہیں لیکن مرے لئے
اے رحمت تمام انہیں مختصر بنا

تقدیر کا لکھا تو لکھا ہے مرے خدا
تدبیر اختیار کروں تو کارگر بنا

ہے مجھ کو اعتقاد کہ میرا ہر ایک کام
دنیا سے گو کہ لاکھ نہ چاہا مگر بنا

اے رحمتِ تمام مجھے راہِ حق دکھا
اے ذوالجلال میری دعا پُر اثر بنا

یارب رسولِ پاک سے رکھنا مجھے قریب
جنت میں جس مقام پہ بھی میرا گھر بنا

مجھ کو دکھا دے وہ جو مجھے ہے قریب جو
بیٹوں کی زندگی کو مرا ہمسفر بنا

یارب ترے حضور میں جھکنے کی بار بار
محسن مجھے خیال ہوا میرا سر بنا

IATA

قابل اعتماد
ادارہ
سستے ترین ٹکٹ

ہمارا مشورہ اور آپ کی بچت

دنیا کے کسی بھی ملک کے لئے ٹکٹ خریدنے سے قبل ہم سے مشورہ ضرور کریں۔

WORLD WIDE

پی آئی اے کے واحد منظور شدہ ایجنٹ

Cumberland Travels Ltd

50 Cumberland Street
Toronto, Ontario
Canada M4W 1J5
Phone: (416) 922-5339

Fortnightly
al-hilal
50¢ Vol.14 No.12 September 10, 1985
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Ont. Canada M2H 2P6

پاکستان میں ملکی و غیر ملکی ڈاک پر سنسر لگا دیا گیا

[illegible]

وسط پاکستان کے جمہوریت پسند سیاستدانوں کو حکومت سے زیادہ اہمیت دینا چاہیے

جنیوا مذاکرات کا نتیجہ امریکہ کی مرضی کے مطابق نکلے گا : جنگ فورم میں اظہار خیال

[illegible]

ریلوے کے تیرہ ہزار ملازمین کو سبکدوش کر دیا گیا

عالمی بینک کی سفارش پر مزید ہزار ملازمین کی کمی کر دی جائے گی

[illegible]

پنجاب میں سات سال کے عرصے میں ۱۲ ہزار افراد کا قتل

ہر ماہ ۲۳۸ افراد سیاسی مفادات کی بنا پر قتل کر دیئے جاتے ہیں

[illegible]

عالم چنا نیویارک پہنچ گیا

امریکی جریدے میں چھپنے والی تصویر

امریکی سیل و سٹن، مخصوص قیمتی ڈش ہے

[illegible]

[illegible]

زین نورانی کے خلاف قانونی چارہ جوئی پر غور کیا جا رہا ہے

پیپلز پارٹی کے پانچ ہزار سے زائد کارکن گرفتار ہیں • جام صادق علی

[illegible]

وزیر اعظم جونیجو سے پیر پگارا کی ملاقات

اس ملک میں وعدے پورے کرنے کا کوئی رواج نہیں۔ اخبار نویسوں کو جواب

[illegible]

افغانستان کی جنگ روس اور امریکہ کی جنگ ہے۔ ارباب ہمایوں

حکومت افغانستان کو تسلیم کر کے جرگہ کو روس سے براہ راست مذاکرات کرنے چاہئیں

[illegible]

مقبوضہ کشمیر میں بیگم عبداللہ کے وزیر اعلیٰ بننے کا امکان

[illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان
پندرہ روزہ
ٹورانٹو (کینیڈا)
الہلال
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے کریسنٹ) ۳۰ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۳۵ ڈالر
Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....
زر خریداری کا چیک کریسنٹ کے نام لکھیے اور پتہ ذیل پر بھیجیے
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario
Canada M2H 2P6 Ph: (416) 474-9292, 493-4374
اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)
بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگائیے →

Managing Editor: M Lateef Owaisi